صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 19 نومبر 2015ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 19 نومبر 2015ء 6 صفر 1437 ہجری 19 نبوت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 262

زیادتی نہ کی جائے

فاتح سپین طارق بن زیاد نے سپین پر حملہ کرتے وقت حکم دیا کہ کسی قسم کی زیادتی امن پسند رعایا پر جو ہتھیار بند نہ ہوں نہ کی جائے اور صرف انہی لوگوں پر حملہ کیا جائے جو ہتھیار لئے ہوئے ہوں اور یہ کہ مال غنیمت صرف میدان جنگ یا ان شہروں کی حدود کے اندر لیا جا سکتا ہے جو حملہ سے فتح کئے جائیں۔ (لمعات انوار محمدیہ صفحہ 34)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابتدائی مکی دور مسلمانوں کے لئے سخت ابتلاؤں اور مصائب کا زمانہ تھا جس میں نبی کریم ﷺ کی ذات بھی کفار کے مظالم سے محفوظ نہ تھی۔ ایک روز تو بدبخت ابوجہل نے حد ہی کردی۔ کوہ صفا کے نزدیک آنحضرتؐ کو دیکھ کر سخت مشتعل ہوا اور گالی گلوچ کے بعد ایذاء دہی پر اتر آیا۔ آپؐ کو کمزوری کے طعنے دیتا رہا اور دست درازی کی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سب کچھ خاموشی اور صبر سے برداشت کیا اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اتفاق سے عبداللہ بن جدعان کی لونڈی یہ سارا واقعہ دیکھ رہی تھی۔ ابوجہل تو سیدھا خانہ کعبہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت حمزہؓ تیر کمان اٹھائے شکار سے واپس لوٹے۔ وہ بڑے ماہر تیرانداز اور شکار کے بہت شوقین تھے۔ بالعموم شکار سے واپس آکر وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر کچھ دیر سرداران قریش کی مجلس میں بیٹھتے اور گھر واپس آتے۔ اس روز کوہ صفا کے پاس پہنچے ہی تھے کہ عبداللہ بن جدعان کی لونڈی نے رسول کریم ﷺ کی مظلومیت کا یہ واقعہ بڑے درد سے سنایا اور کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے بھتیجے محمدؐ کے ساتھ ابوالحکم بن ہشام (ابوجہل) نے جو ظالمانہ سلوک کیا اگر آپ اسے دیکھتے تو آپ کو ضرور ان پر ترس آتا۔ اس نے رسول اللہؐ کو یہاں بیٹھے دیکھا تو آپؐ کو گالیاں دینی شروع کردیں اور جسمانی اذیت پہنچائی مگر محمدؐ نے جواب میں کچھ بھی تو نہ کہا۔ یہ سن کر حضرت حمزہؓ کا خون کھولنے لگا وہ اسی وقت سیدھے خانہ کعبہ پہنچے اور طیش میں آکر اپنی کمان ابوجہل کے سر پر دے ماری اور اسے کہنے لگے کہ تم آنحضرتؐ کو برا بھلا کہتے اور ان پر ظلم کرتے ہو تو سن لو آج سے میں بھی اس کے دین پر ہوں اور آپؐ کا مسلک میرا مسلک ہے اگر ہمت ہے تو مجھے اس دین سے لوٹا کر دکھاؤ۔ ابوجہل اس حملے سے کچھ زخمی بھی ہو گیا تھا، بنومخزوم کے بعض لوگ اس کی مدد کے لئے اٹھے لیکن ابوجہل نے انہیں روک دیا کہ مبادا اس سے کوئی بڑا فتنہ پیدا ہو۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 267، سیرت ابن ہشام جلد نمبر 2 صفحہ 48)

حضرت عبداللہؓ بن عمر کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب احد سے واپس لوٹے تو آپ نے سنا کہ انصار کی عورتیں اپنے خاوندوں پر روتی اور بین کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”کیا بات ہے؟ حمزہ کو کوئی رونے والا نہیں۔“ انصار کی عورتوں کو پتہ چلا تو وہ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر بین کرنے کے لئے اکٹھی ہوگئیں۔ تب نبی کریم ﷺ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ ”وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے کا ماتم اور بین نہ کریں۔“ (مسند احمد جلد 2ص 84)

حضرت حمزہؓ کا قاتل وحشی جب طائف کے سفارتی وفد میں شامل ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا تو رسول اللہؐ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا نام وحشی ہے اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے حمزہ کو قتل کیا تھا۔ وحشی نے عرض کیا کہ یہ بھی درست ہے۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا کہ ”کیا یہ ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آیا کرو“ (کہ تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے محبوب چچا کی یاد آئے گی) (بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہؓ)

بوقت شہادت حضرت حمزہؓ کی عمر انسٹھ سال تھی۔ (ابن سعد جلد 3ص 10)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جاپان سے خطبہ جمعہ

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز **20 نومبر 2015ء** کا خطبہ جمعہ جاپان میں ارشاد فرمائیں گے۔ جو پاکستانی وقت کے مطابق **صبح 9 بجے** ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس سے مطلع فرمائیں۔

انتخاب عہدیداران

برائے سہ سالہ مدت 2016ء تا 2019ء

۞ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت احمدیہ پاکستان کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2016ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ سہ سالہ ٹرم از یکم جولائی 2016ء تا 2019ء کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے کی درخواست ہے۔ براہ مہربانی یکم فروری 2016ء تک تمام عہدیداران کے انتخاب کروا کر دفتر نظارت علیاء میں بھجوا دیئے جائیں تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔

نیز اس بات کا خاص التزام کیا جائے کہ انتخاب عہدیداران قواعد و ہدایات کے مطابق ہوں تا کہ قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

امراء و صدر صاحبان اس بات کا خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ یا مجلس انتخاب کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جن کا نام امیر یا صدر کے لئے پیش نہ ہوسکتا ہو۔ زیادہ بہتر صورت یہ ہوگی کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ، معلمین کرام، انسپکٹر مال آمد اور امیر صاحب ضلع یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کی زیرصدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مشعلِ راہ

انسان کی معاشرتی زندگی کی بنیاد اخلاق پر ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

انسان اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جو معاشرتی زندگی گزارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ معاشرتی زندگی کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ایک گروہ اور ایک جتھہ اور خاندان بنا کر رہ لینا تا کہ اپنے گروہ یا خاندان کی پہچان ہو جائے۔ اس طرح کے گروہ تو دوسرے جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں ان میں بھی یہ احساس ہے کہ اگر اکٹھے رہیں گے جتھہ بنا کر رہیں گے تو دوسرے جانوروں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اپنے بچوں اور کمزوروں کی حفاظت کے لئے بعض جانور بڑی پلاننگ (Planning) سے چلتے ہیں۔

میں جب گھانا میں تھا وہاں جماعت کا ایک فارم تھا جو کہ جنگل کے اندر دریا کے کنارے واقع تھا اور جنگل کی کچھ صفائی کر کے وہ شروع کیا گیا تھا۔ وہاں مختلف قسم کے جانور بھی رہتے تھے۔ ایک دن میں جب فارم پہ گیا تو جو ہمارے وہاں کام کرنے والے تھے، کارندے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم صبح صبح فارم کی طرف جا رہے تھے جب ہم جنگل کے سرے پہ پہنچے جہاں سے فارم شروع ہوتا ہے تو دیکھا کہ چیمپینز یز (بندروں کی ایک قسم ہے) ان کا ایک گروہ، بہت بڑا غول وہاں کنارے پر بیٹھا تھا اور جب انہوں نے آدمیوں کی آوازیں سنیں تو دوڑ لگائی اور جب دوڑنے لگے تو پتہ لگا کہ ان میں سے کچھ کمزور بھی ہیں کچھ بڑی عمر کے بوڑھے بھی لگ رہے تھے اور کچھ بچے بھی، تو کیونکہ ان کو اگلے جنگل میں پہنچنے کے لئے میدان سے گزرنا پڑنا تھا یعنی فارم سے تو ان کو بڑا گروہ نظر آیا تو انہوں نے بھی دیکھا کہ یہ کھلے عام ہیں اور ڈر کے دوڑے ہیں تو پھر آدمی میں بھی تھوڑی سی جرأت پیدا ہو جاتی ہے، چار پانچ آدمی تھے ان کے ساتھ ایک کتا تھا، انہوں نے پیچھے دوڑ لگائی تو کہتے ہیں کہ جب وہ کتا جوان سے آگے آگے دوڑ رہا تھا ان بندروں کے قریب پہنچ گیا تو ان میں سے ایک صحتمند اور پہلوان قسم کا بندر تھا جو اس گروہ کے پیچھے چل رہا تھا جو شاید ان کی حفاظت کے لئے لگایا گیا ہو تو اس نے جب دیکھا کہ اتنے قریب کتا پہنچ گیا ہے تو وہ آرام سے بیٹھ گیا جس طرح ایک پہلوان بیٹھتا ہے، ٹانگوں پہ ہاتھ رکھ کے اور باقی گروہ دوڑتا چلا گیا۔ تو جب کتا اس کے قریب آیا تو اس نے اس زور کا اور بچا تلا انسان کی طرح اس کے تھپڑ مارا ہے کہ وہ کتا چیختا ہوا کئی لڑھکنیاں کھاتا چلا گیا۔ پھر اس نے انتظار کیا کہ کوئی اور بھی آئے جب اس نے دیکھ لیا کہ میرے لوگ محفوظ ہو گئے ہیں تو پھر وہ بھی اس گروہ میں شامل ہو گیا۔

تو یہ حفاظت کا یا اپنی خود حفاظتی کا جو نظام ہے اللہ تعالیٰ نے ہر جانور میں رکھا ہوا ہے، اپنے اپنے لحاظ سے جو ہر ایک کی سمجھ بوجھ ہے کچھ ایسے جانور بھی ہیں جو سکھائے بھی جاتے ہیں لیکن بہرحال ان کا ایک محدود دائرہ ہے۔ اور اسی کے اندر وہ رہ سکتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں رکھا ہے اس حد تک ہی وہ کام کر سکتے ہیں ان میں کوئی آداب یا تمیز یا اس قسم کی دوسری یعنی اخلاق وغیرہ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ انہوں نے تو وہی کچھ کرنا ہے جیسا کہ میں نے کہا جو ان کی فطرت میں ہے۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ کہ معاشرے میں رہو، اکٹھے ہو کے رہو، مختلف قوموں اور خاندانوں میں تقسیم بھی کیا ہے لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرو۔ اخلاق کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرو اور ان میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔

(روزنامہ الفضل یکم فروری 2005ء)

میرے پیارے خدا

میرے پیارے خدا کبھی ایسا بھی ہو تجھ سے جی بھر کے میں دل کی باتیں کروں
ساری دنیا سے چھپ کے پکاروں تجھے تیری دھن میں بسر اپنی راتیں کروں
رونے والی تجھے آنکھ بھاتی ہے تو اپنی پلکوں پہ میں اپنا دل ٹانک دوں
جان اور روح کی پور پور اے خدا جس طرف تو کہے اُس طرف ہانک دوں
نام تیرا ہی اک مجھ کو کافی رہے بس یہی ورد کر کے میں سویا کروں
پیش کرنے کی خاطر تجھے اے خدا اپنے سجدوں کو اشکوں سے دھویا کروں
تیری تسبیح میں ایسے دل سے کروں کہ گھٹاؤں کا دل جھوم جانے لگے
اِس قدر سوز سے نام تیرا جپوں تیری رحمت کو بھی رحم آنے لگے
میری ہستی ہے کیا میں تری راہ کی خاک کی خاک بننے کے قابل نہیں
کیا بتاؤں تجھے میرے اعمال میں کام کوئی بھی نیکی کا شامل نہیں
تیری رحمت کے قابل نہیں ہوں مگر تیرا در چھوڑ کر اور جاؤں کہاں
جز ترے کل جہانوں کے واحد خدا آخر آرام جاں اور پاؤں کہاں
جب تلک جان ہے جب تلک سانس ہے میرے غفار تجھ کو بلاتا رہوں
میرے معبود میں تیرے گھر تیرے در اپنی پلکوں کے بل چل کے آتا رہوں
سرد راتوں کی خاموشیوں میں کبھی نام تیرا یہ دل گنگنانے لگے
ایسی پُر سوز وہ کیفیت ہو کہ بس سارا عالم ہی پھر جگمگانے لگے
نام میں تیرے ایسا سکوں ہے کہ بس جس کا دنیا میں کوئی بھی ثانی نہیں
جز ترے ہم فقیروں کا کوئی نہیں کوئی دلبر نہیں کوئی جانی نہیں
ایک پل کا بھی پل جی نہ پائیں اگر ہم فقیروں کو تیرا سہارا نہ ہو
تیرے ہوتے کرے غمگساری کوئی تیرے بندے ہیں ہم کو گوارا نہ ہو

نورالجمیل نجمی

اردو کے ضرب المثل اشعار

سقراط نے زہر پی لیا تھا
ہم نے جینے کے دُکھ سہے ہیں

....

ہزاروں خواب ہیں پامال
لیکن خواب باقی ہیں

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

استاذی المحترم چوہدری محمد علی صاحب

حیف کہ ایک صدی تک ''اشکوں کے چراغ'' جلانے والا بجھ گیا۔ ایک شمع تھی دلیل سحر سو خموش ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کی ایک صدی کی تاریخ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ دفن ہوگئی۔ افسوس از قبیلۂ مجنوں کسے نہ ماند! استاذی المحترم چوہدری محمد علی کو یاد کرنے بیٹھا ہوں تو کئی لفظ اور فقرے ذہن میں آئے ہیں مگر کوئی بھی میرے اصل جذبات کا ترجمان نہیں بن سکا۔ ان کی ذات اظہار کی ان تمام صورتوں سے کہیں بلند تھی۔ وہ استاد تھے مگر استادوں جیسے نہیں تھے شاعر تھے مگر خود کو شاعر نہیں کہتے یا سمجھتے تھے کھیل کے میدان میں بھی انہیں یکساں مقبولیت حاصل تھی مگر کھلاڑی نہیں تھے۔ وہ صرف احمدی تھے اور خلافت کے شیدائی اور بس! چوہدری صاحب نے جوانی کے اس زمانہ میں احمدیت قبول کی جسے جوانی دیوانی کا نام دیا جاتا ہے اور دیوانوں کی طرح احمدیت سے وابستہ ہوئے اور آخر دم تک وابستہ رہے۔

میرا ان سے پہلا پہلا تعارف کالج میں داخل ہونے کے بعد ہوا۔ کالج میں داخلہ کے ساتھ ہی مجھے پرنسپل صاحب نے المنار کے ایڈیٹوریل بورڈ میں شامل کردیا۔ میں نے پرنسپل صاحب کی ایک محفل میں چوہدری صاحب کی ایک غزل سنی اپنی یادداشت کے زور پر اسے کاغذ پر اتارا اور المنار کے اگلے شمارہ میں اسے شائع کردیا۔ المنار چھپ کر آیا تو کالج میں ایک طوفان برپا ہوگیا معلوم ہوا چوہدری صاحب میری اس حرکت پر سخت نالاں ہیں۔ حتیٰ کہ میں کسی کام سے پرنسپل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو پرنسپل صاحب نے مسکرا کر فرمایا ''خیر مناؤ۔ چوہدری صاحب ناراض ہیں۔'' ابھی یہ بات ہورہی تھی کہ چوہدری صاحب پرنسپل کے کمرہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ حضرت پرنسپل صاحب میرے ساتھ محبت سے مسکرا کر بات کر رہے ہیں تو ان کا سارا غصہ کافور ہوگیا۔ پرنسپل صاحب نے ہنس کر فرمایا ''لیجئے آپ کا ملزم حاضر ہے۔'' چوہدری صاحب کی آنکھوں سے جھڑی لگ گئی ہمیں کیا کہتے سنتے۔ ہم حق دق حیران کھڑے کبھی انہیں دیکھتے کبھی پرنسپل صاحب کی جانب نگاہ اٹھاتے۔ آخر چوہدری صاحب نے صرف اتنا فرمایا آئندہ میری کوئی چیز المنار میں شائع نہ کریں اور ہمیں اجازت مل گئی اور چوہدری صاحب کی طرف سے معافی بھی۔ چوہدری صاحب کی طبیعت میں رقت بہت تھی حساس بھی بہت تھے طالب علموں کی تکلیف ان سے برداشت نہیں ہوتی تھی کوئی طالب علم دلگیر لہجہ میں بات کرتا تو اس کے ساتھ رونے لگتے۔ پرنسپل کا نام لیتے تو رقت سے لیتے اور جب حضور خلافت پر فائز ہوگئے تو جب بھی حضور کا نام زبان پر آتا تو آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ یہی حال خلیفہ ثانی اور خلیفہ رابع کے ذکر کا تھا ادھر نام زبان پر آیا ادھر آواز میں رقت اور آنکھوں میں آنسو آگئے۔

اس پہلے معرکہ کے بعد ہمارے ساتھ انتہائی محبت اور مہربانی کا سلوک فرمانے لگے۔ کبھی کبھی اپنا کلام بھی سناتے۔ ایک دوبار ایسا بھی ہوا کہ سناتے سناتے رک کر ہمیں پوچھا کیوں بھئی یہ مصرعہ ٹھیک ہے نا؟ ایک ادنیٰ طالب علم کے ساتھ ایسا سلوک وہی روا رکھ سکتا ہے۔ جو وسیع القلب اور حوصلہ مند ہو۔ مدت العمر ہمارے ساتھ محبت کا سلوک روا رکھا۔ مدتوں بعد لندن میں ملاقات ہوئی تو گلے لگا کر بہت روئے فرمایا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہے شعر لوگوں کو سنایا کرو اب ربوہ میں کوئی ایسا نہیں ملتا جسے شعر سنانے کو جی چاہے۔ یہ ان کی محبت تھی ورنہ ربوہ تو اہل ذوق کا ہرا بھرا چمن تھا۔ دراصل شعر سنانا ان کی طبیعت کے خلاف تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی محبت میں محفلوں میں شعر سنانے لگے تھے۔ مگر چھپوانے پر راضی نہیں ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اصرار کرکے ان کا مجموعہ مرتب کروایا اور چھپوایا۔ میں نے اس پر تبصرہ لکھا تو ان کی کتاب کو اکیسویں صدی کی غزلات الغزلات قرار دیا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس کا فون پر پیغام آیا کہ ''اگر آپ اجازت دیں تو آپ نے تبصرہ کو قادیان سے چھپنے والے ایڈیشن پر بطور دیباچہ شائع کردیا جائے۔'' میں نے کہا زہے نصیب کہ حضرت اقدس اپنے ایک ادنیٰ غلام سے یہ بات کہہ رہے ہیں اور بہ نفس نفیس چوہدری صاحب کے کلام کے دیباچہ کی طرف اتنی توجہ دے رہے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ چوہدری صاحب کے کلام میں اتنی بلاغت و لطافت تھی کہ سننے والا دنگ رہ جاتا تھا۔

کالج کے سٹاف کے سینئر اساتذہ میاں عطاء الرحمٰن، صوفی بشارت الرحمٰن، چوہدری محمد علی، محبوب عالم خالد، ڈاکٹر سلطان محمود شاہد، پروفیسر حبیب اللہ خاں اور ڈاکٹر نصیر احمد خاں سب کے سب پرنسپل مرزا ناصر احمد کے عاشق تھے۔ کالج کی سٹاف میٹنگز میں ان لوگوں کا رکھ رکھاؤ ایسا تھا۔ گویا کسی پرنسپل سے نہیں کسی محبوب سے باتیں کر رہے ہیں۔ ادھر پرنسپل کی طرف سے کوئی حکم موصول ہوتا ادھر سب اس کی تعمیل میں سرگرم ہوجاتے۔ چوہدری محمد علی اس محبت میں بھی نمایاں تر تھے۔ انہیں تو کالج کے علاوہ ہاسٹل کا انتظام بھی کرنا ہوتا تھا پرنسپل کی طرف سے کوئی حکم آجاتا تو سب کام چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوجاتے۔ بنظر ظاہر چوہدری صاحب کو گل محمد کہا جاتا تھا۔ یعنی ''حضرت شیخ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے'' ہاسٹل کے ایک کمرہ میں رہتے تھے تو اس کمرہ سے شاذ ہی باہر نکلتے تھے بعد کو سپرنٹنڈنٹ کی کوٹھی میں منتقل ہوگئے وہیں بیٹھے بیٹھے ہاسٹل کے سارے کام چلاتے تھے۔ مگر پرنسپل صاحب نے انہیں روئنگ کا نگران بنایا تو سردی ہو یا گرمی بارش ہو یا آندھی چوہدری صاحب علی الصبح دریا پر موجود ہوتے لاہور میں راوی پر اور ربوہ میں چناب پر۔ پروفیسر نصیر احمد خاں کے اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان جانے کے بعد باسکٹ بال ان کی نگرانی میں آیا ماسٹر فضل داد صاحب تو کھلاڑیوں کو ورزش کروانے کو گراؤنڈ میں موجود رہتے ہی تھے چوہدری صاحب بھی حاضر رہتے۔ یہ کرشمہ پرنسپل کی کامل اطاعت کا تھا کہ پرنسپل کو یہ شکایت نہ ہو کہ کھیل کا نگران کھیل کی نگرانی سے غافل ہے۔ ہاسٹل میں رہنے والے بعض طلباء کو شکایت رہتی تھی کہ چوہدری صاحب کم آمیز ہیں اور ہاسٹل کے نگران کو ایک حد تک کم آمیز ہونا بھی چاہئے مگر کھلاڑیوں کو کبھی کم آمیزی کی شکایت نہیں ہوئی۔ ہر وقت ہر ضرورت کے وقت انہیں موجود پایا گیا۔ باسکٹ بال کے بعض ایسے کھلاڑی تھے جن کے پاس پہننے کو مناسب کپڑے اور جوتے بھی نہیں ہوتے تھے مگر چوہدری صاحب نے کسی کھلاڑی کو دوسرے کھلاڑیوں کے مقابلہ میں احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دیا وہ یہ سب کچھ اتنی خاموشی اور وقار سے کرتے تھے کہ کسی کو کان کان خبر نہ ہوتی تھی۔ پرنسپل بن جانے کے بعد تو ان کی شخصیت بالکل ہی بدل گئی۔ پہلے روز پرنسپل کی کرسی پر بیٹھے تو رو رو کر برا حال کرلیا کہ میں اس کرسی پر کیسے بیٹھوں جس پر حضرت مرزا ناصر احمد اور قاضی محمد اسلم جیسے لوگ بیٹھا کرتے تھے۔ کالج کونسل کا پہلا اجلاس بھی یادگار رہا۔ کونسل کے سب اراکین ان کے پرانے رفقاء تھے اور سینئر صرف ایک ہم تھے جو نئے نئے پروفیسر کے عہدے پر ترقی پاکر کالج کونسل میں شامل ہوئے تھے۔ چوہدری صاحب نے اجلاس شروع ہوتے ہی کہا کونسل کا اجلاس شروع ہوتا تھا تو پرنسپل صاحب ...... اور بس! آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ ایجنڈہ ادھر رہ گیا۔ کوئی کیا کہتا۔ بس اس پر کونسل کا اجلاس اگلے روز کے لئے ملتوی کردیا گیا۔ ان کے پرنسپل ہونے کے بعد ہمارے اوپر ناصر باسکٹ بال کلب کی ذمہ داری آپڑی۔ دسواں نیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ ہونے کو تھا حضرت صاحب کی خواہش پر کالج اس کی ذمہ داری قبول کرچکا تھا۔ قومی سطح کے ٹورنامنٹ کا میزبان تو سرگودھا ڈویژن تھا مگر کرنا سب کچھ ہمیں ہی تھا اور ہماری ہی کورٹس پر کھیلا جانا تھا۔ چوہدری صاحب نے صرف اتنا فرمایا تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ کالج کو اور حضرت صاحب کو کوئی شکایت نہ ہو کیونکہ کوئی ایسی بات ہوئی تو جماعت کے نام پر حرف آئے گا۔ یہاں ہمیں اپنے کمشنر سید قاسم رضوی مرحوم کا ذکر بھی کرنا ہے جنہیں اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کا بہت شوق تھا اور وہ اس کام کے لئے ہمہ وقت تیار تھے۔ اس سلسلہ میں کئی بار انہیں ربوہ آنا پڑا وہ آئے کبھی خاموشی سے کبھی تقریباتی طور پر۔ ٹورنامنٹ کے سارے انتظامات ہم نے اپنے جلسہ سالانہ کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہی بنیادوں پر کئے تھے کیونکہ کوئی پانچ سو کھلاڑی اور بے شمار کلب اور ٹیمیں شرکت کررہی تھیں۔ ان کی رہائش، خورونوش، کھیل کی پریکٹس، لانا لے جانا، میچ سب کچھ ہمارے ذمہ تھا اور کالج کے رضاکار اسی تندہی سے سب کچھ کررہے تھے جیسے جلسہ سالانہ پر کرتے ہیں۔ کمشنر صاحب ان انتظامات کو دیکھ کر دم بخود رہ گئے کہنے لگے کیا ہی اچھا ہوا کہ ٹورنامنٹ ربوہ میں ہورہا ہے سرگودھا میں ہوتا تو میں اتنے رضاکار کہاں سے لاتا اور سرکاری ملازم بے پناہ روپیہ خرچ کرنے کے باوجود ایسا کام کبھی نہ کرسکتے۔ دسویں نیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے سارے انتظامات اور خرچے کالج نے برداشت کئے تھے۔ کالج کا ناصر باسکٹ بال کلب ملک کا سب سے وقیع اور معزز باسکٹ بال کلب تھا اور اب تک لوگوں کو یاد ہے۔ کالج کیا گیا سب کچھ گیا۔ اب لوگ ان زمانوں کو یاد کرتے اور آہیں بھرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا اظہار کرنے میں کوئی باک نہیں کہ ان سارے انتظامات کے دوران پرنسپل نے ہمیں ایک بار بھی یاد فرمایا نہ ٹوکا! ہم اپنے کام میں پورے آزاد اور خودمختار تھے اور الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے سرخرو کیا۔ ہاں ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا تو محبت سے معانقہ فرمایا اور ہچکیوں سے روئے اور حضرت صاحب کے پاس خود لے کر گئے۔

چوہدری محمد علی صاحب احمدی ہوئے تو زندگی وقف کرکے قادیان میں گئے۔ کالج نیا نیا بنا تھا یا بن رہا تھا انہیں کالج کے ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ کی ذمہ داری سونپی گئی سنایا کرتے تھے کہ **ہاسٹل میں کھانا پکانے کے لئے مناسب برتن تک موجود نہیں تھے۔ حضرت اماں جان تک یہ خبر پہنچی تو حضرت اماں جان نے اپنے جہیز کے سامان میں سے کچھ برتن ہاسٹل کے کچن کے لئے عطا فرمائے** کئی برتنوں پر سیدہ نصرت جہاں کا نام کندہ تھا۔ قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت اماں جان کی اس مادرانہ شفقت کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب کا کیا حال ہوتا ہوگا! ہمیں تو ربوہ کے زمانہ میں فضل عمر ہاسٹل میں رہنے کا موقع ملا۔ اتفاق سے ایف اے کے امتحان میں ہمارے اچھے نمبر آگئے اور ہم اپنی کلاس میں اول قرار پائے۔ وظیفہ ملا تو سیدی حضرت پرنسپل صاحب نے ازراہ شفقت فرمایا کہ آپ ہاسٹل میں آجائیں۔ کیونکہ گھر پر آپ کو بجلی کی روشنی میسر نہیں ہاسٹل میں رہ کر محنت کریں تاکہ بی اے میں اچھے نمبر لے سکیں۔ ہم پرنسپل کی توقع کے مطابق اتنے اچھے نمبر تو نہ لے سکے جتنے لینا چاہئے تھے۔ مگر ایم اے کرنے کی صورت نکل آئی۔ فضل عمر ہاسٹل کا کمرہ نمبر ایک سب سے زیادہ نمبروں والے لڑکے کو دیا جاتا تھا دو سال ہم جیسے نالائق اس کمرہ پر قابض رہے۔ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ چوہدری صاحب نے کبھی ہم سے کسی معاملہ میں تعرض کیا ہو۔ البتہ پڑھائی کے معاملات پر ان کی پوری نگاہ رہتی تھی۔

فضل عمر ہاسٹل کا سالانہ فنکشن کالج کی تقریبات کا ایک اہم جزو تھا۔ اس کی تیاری میں چوہدری صاحب طلبا کے ساتھ ہمہ تن مصروف رہتے۔ ایک ایک بات پر غور کرتے مناسب نامناسب کا فیصلہ کرتے اور پھر طلبا کو سال میں ایک بار اپنے اساتذہ اور کالج کے نظام کے بارے میں طنز و تفریح کی اجازت مل جاتی۔ ایک بار چوہدری صاحب نے محسوس کیا کہ پرنسپل صاحب کی چہیتی کار ''ولزلے'' کچھ زیادہ ہی مزاح کا شکار ہو رہی ہے تو انہوں نے پابندی لگادی کہ اب کی بار پرنسپل صاحب کی ولزلے پر کچھ نہیں کہا جائے گا۔ پرنسپل صاحب تک یہ خبر پہنچی تو ان کا ارشاد آیا کہ اگر ''میری ولزلے پر کچھ نہیں کہا جائے گا تو میں اس تقریب میں نہیں آؤں گا'' چنانچہ ولزلے پر وہ شہرۂ آفاق نظم اسی تقریب کی یادگار ہے۔

''کھڑ کھڑ کردی بوئے اگوں لنگ دی
ساڈے سجناں دی کار اے کالے رنگ دی''

خود چوہدری صاحب کی ذات اس بات پر نشانہ تضحیک بنتی کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں کا خیال تھا کہ شادی اس لئے نہیں کرتے کہ اس پر خرچ بہت اٹھتا ہے۔ تقریباً ہر سال یہ موضوع زیر بحث آتا مگر چوہدری صاحب ہنس کر ٹال دیتے۔ اس معاملہ کو نظرانداز کرنے کی حد یہ ہے کہ ان کا صاحبزادہ عزیزم اعجاز احمد جو ماشاء اللہ فوج سے کرنل ہو کر ریٹائر ہوا ہے۔ کالج میں ہی رہتا اور پڑھتا اور ہمارا شاگرد تھا مگر کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی کہ اعجاز کون ہے۔ اس کی بہن ماسٹر محمد ابراہیم شاد کی بہو اور مولانا دوست محمد شاہد کے برادر نسبتی عزیزم ادریس کی بیوی ہے اور آسٹریلیا میں رہتی ہیں۔ یہ سب باتیں چوہدری صاحب کی اخفائے حال کی عادت کا شاخسانہ ہیں۔ غالب نے انہی کے لئے کہہ رکھا تھا۔

گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے
خوش ہوں کہ میری بات سمجھنا محال ہے!

چوہدری صاحب طبیعت کے تنہا تھے۔ ان کی شہرۂ آفاق نظم ''تنہائی'' ان کی زندگی کی مکمل آئینہ دار ہے۔

ان کی سیرت کا سب سے اجلا پہلو ان کا فلک شگاف قہقہہ تھا۔ ہنستے تو دل کھول کر ہنستے۔ کوئی شخص جس نے ان کو حد درجہ سنجیدگی کی حالت بلکہ ''گھور'' سنجیدگی کی حالت میں دیکھا ہو یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ چوہدری صاحب اس طرح دل کھول کر ہنستے بھی ہوں گے مگر یہ ہنسی ہر ایک کے نصیب میں نہیں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان سے ہمیشہ ہنسی مذاق والی بات فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ چوہدری صاحب کا قہقہہ سننے کو ایسی بات کہتا ہوں۔

مگر چوہدری صاحب خلیفۂ وقت کی موجودگی میں قہقہہ کیسے لگائیں؟ مگر حضرت صاحب ان سے قہقہہ لگوا کر چھوڑتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ چوہدری صاحب کی طرز فکر ایسی تھی کہ قہقہوں کی گنجائش کم نکلتی تھی مگر کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی دوست ان سے قہقہہ لگوانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ ہاسٹل کے فنکشن میں چوہدری صاحب کے قہقہے سب سے زیادہ گونجتے تھے اور اگر کوئی بات ان پر گراں گزرتی تو سب سے زیادہ روتے بھی چوہدری صاحب ہی تھے۔ ایک دفعہ ہاسٹل میں مقیم ایک لڑکا بیمار ہو گیا ڈاکٹر سے شکایت کی کہ لڑکا کسی قسم کی دوا لینے کو تیار نہیں کیا کروں؟ چوہدری صاحب خود اٹھ کر اس کے پاس گئے اسے دوا لینے کو کہا اس کے سر پر ژڑ سوار تھی کہنے لگا میں دوا نہیں لیتا آپ میرا کیا بگاڑ لیں گے؟ چوہدری صاحب نے منت ترلہ کیا اس پر ذرا اثر نہیں ہوا سب کا خیال تھا چوہدری صاحب اس لڑکے کو زبردستی ہسپتال میں بھیج دیں گے۔ چوہدری صاحب اس کے کمرہ سے باہر آئے اپنا دفتر کھلوایا اندر بیٹھ کر کمرہ مقفل کر لیا اور رونے لگے۔ جب چوہدری صاحب کی ہچکیوں کی آواز باہر لوگوں تک پہنچی تو سب بہت پریشان ہوئے وہی لڑکا جو ان کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا اٹھ کر آیا اور دروازہ سے لگ کر ترلے کرنے لگا۔ خدا کے لئے دروازہ کھولیں میں آپ کی ہر بات مان لوں گا۔ چوہدری صاحب ہاسٹل کے لڑکوں کے صحیح معنوں میں نگران تھے۔

طالب علمی کے زمانے میں تو چوہدری صاحب ہمارے ساتھ لئے دیئے رہے مگر رفیق کار بن جانے کے بعد ان کی محبت میں نمایاں موڑ آیا۔ ہماری حد درجہ حوصلہ افزائی فرماتے تھے کانووکیشن کے لئے کالج کی سالانہ رپورٹ لکھنے کا کام چوہدری صاحب کے سپرد تھا وہ ہمیں ہدایات دے کر مطمئن ہو جاتے اور رپورٹ تیار ہونے کے بعد پرنسپل صاحب سے ہماری تعریف فرماتے۔ رپورٹ لکھنا چھپوانا مہمان خصوصی کو بھیجنا مہمان خصوصی کے خطبۂ تقسیم اسناد کو حاصل کرنا اور اگر مل جائے تو اسے چھپوانا تقسیم کرنا ہمارے ذمہ تھا اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخوبی ہوتا رہا چوہدری صاحب اس وجہ سے ہم پر بہت مہربان رہے۔ اس دوران ان کی طبیعت کا یہ پہلو دیکھنے کا موقعہ ملا کہ اپنی کسی بات یا فقرے کی صحت پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ جہاں تک ان کی انگریزی کا تعلق ہے وہ تو اہل زبان جیسی انگریزی لکھتے بولتے تھے آخر گورنمنٹ کالج کے جید اساتذہ کے شاگرد رہے تھے۔ ان کی اردو زبان کی دسترس بھی قابل رشک تھی۔ انہیں اساتذہ کے اردو فارسی کلام کے بے شمار حوالے زبانی یاد تھے مگر انہیں برتنے میں احتیاط کرتے تھے ان کا کہنا تھا کہ انسان کو حتی المقدور اپنی بات اپنی زبان میں ہی کہنی چاہئے۔ ان کے کلام میں بھی اساتذہ کا رنگ تو ہے ان کی زبان نہیں ہے۔ ہمارے کالج کی روایت رہی ہے کہ ہماری کانووکیشن کی کارروائی اردو میں ہوتی تھی حتی کہ میاں افضل حسین جیسے وائس چانسلر بھی خطبہ اسناد دینے آئے تو اپنا انگریزی میں لکھا ہوا خطبہ لائے مگر دیکھا کہ سب کچھ اردو میں ہو رہا ہے۔ تو اپنا انگریزی کا خطبہ سامنے رکھ لیا اور اردو میں بولتے چلے گئے۔ کسی کو گمان تک نہ ہوا کہ ان کا خطبہ انگریزی میں تھا۔ یہ روایت حضرت مرزا ناصر احمد نے ڈالی تھی اور وہ اس پر ثابت قدم رہے۔

اب ان کی شخصیت کا ایک اہم پہلو! وہ شاعر تھے مگر خود کو کبھی شاعر کے طور پر متعارف کروانے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ گورنمنٹ کالج کے زمانے میں شعر و ادب کی طرف توجہ تھی مگر احمدی ہونے کے بعد ساری توجہ دین پر مرتکز ہو گئی کبھی شاعر کے طور پر نمایاں ہونے کا خیال تک نہیں آیا۔ کالج کے مشاعروں میں پرنسپل صاحب کے کہنے پر شرکت ضرور کرتے مگر ایک آدھ چیز سنا دینے پر مکتفی رہتے۔ لاہور کے زمانے میں ان کی شاعری کا چرچا پاک ٹی ہاؤس تک بھی پہنچا مگر ناصر کاظمی جیسے شاعر کی صحبت بھی انہیں ٹی ہاؤس کا حاضر باش نہ بنا سکی۔ ہمیں اس کا تجربہ یوں ہوا کہ ناصر کاظمی نے ایک دو بار ہم سے استفسار کیا وہ تمہارے چوہدری محمد علی کہاں غائب رہتے ہیں؟ کبھی ان کو کھینچ کر یہاں لاؤ میں ان کے شعر لوگوں کو سنوانا چاہتا ہوں۔ چوہدری صاحب اپنی شاعری کو اس لئے بھی اخفا میں رکھنا چاہتے تھے کہ وہ ہر چیز کو اس کی مکمل صورت میں دیکھنے کے خواہشمند تھے کوئی ادھوری نامکمل چیز انہیں کشش نہیں کرتی تھی اور ہر چیز کو مکمل کر لینا انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی مکمل تو صرف اللہ کی ذات ہے۔ شعر کہہ تو لیتے تھے مگر اسے چھپاتے پھرتے تھے۔ کبھی کبھار کوئی شعر ان کی زبان پر پھسل کر آ جاتا۔ تو ہم لوگ مصر ہوتے کہ غزل ہوئی ہے سنائیں نہ نکر کرتے مگر پھر کچھ شعر عطا کرتے۔ شعر سنانے کا ہوکا تھا نہ خواہش۔ پھر بات وہیں آ گئی کہ حضرت صاحب کو ان کے شعر بہت پسند تھے ان کو کہنے کو کیسے ٹالتے؟ پہلے ان کے گھر کے مشاعروں میں شعر سنانا شروع کئے پھر کالج کے مشاعروں تک نوبت آ گئی۔ بات چل نکلی۔ بطور شاعر ان کا چرچا خوشبو کی طرح پھیلا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ان کے شعروں کو پسند فرماتے تھے رفتہ رفتہ کلام جمع ہوا اور چھپا۔ لوگ نہیں جانتے کہ ان مراحل سے گزرنا کتنا مشکل تھا اور یہ کام کتنا مشکل سے ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تو ایک بار حکم دیا کہ آپ اپنا کلام یہاں میرے پاس چھوڑ جائیں۔ میں جانوں اور آپ کا کلام! وہ جن دو فرشتوں (استاذی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد اور برادرم مرزا غلام احمد) کا ذکر عزیزی احمد مبارک نے ان کے کلام کی رونمائی کی تقریب میں کیا ہے وہ تو خلیفہ کے مقرر کردہ فرشتے تھے۔ ان کے کلام کی اشاعت میں ساری جماعت کی خواہش شامل تھی۔

چوہدری صاحب کی شاعری کا اہم موڑ 1974ء کے واقعات ہیں۔

''وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا''

اس حادثۂ جانکاہ نے انہیں جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ان کی شاعری میں تیزی بھی آئی تندی بھی۔ میں تو ان کی شاعری کے اس حصہ کو چوہتر نامہ کہا کرتا ہوں اور یہ چوہتر نامہ ہماری تاریخ کا ایک اہم ورق ہے۔

ایک بات لکھ کر اس مضمون کو سمیٹتا ہوں۔ میں نے کسی استاد کو اپنے طلبا میں اتنا مقبول اور ہر دلعزیز نہیں پایا جتنا چوہدری صاحب تھے ان سے پڑھنے والے تو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں کیونکہ فلسفہ کوئی ایسا مقبول مضمون نہیں رہا ہم نے چوہدری صاحب سے کلاس میں ایک دن بھی کوئی مضمون نہیں پڑھا مگر ہم ان کا شاگرد کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

چوہدری صاحب ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ رہے اور سپرنٹنڈنٹ سے ہزار قسم کی سختیاں ہاسٹل میں رہنے والوں پر ہو جاتی ہیں مگر حیرت کی بات ہے کہ ہمارے فضل عمر ہاسٹل میں رہنے والے ہاسٹل سے چلے جانے کے بعد بھی چوہدری صاحب کے متوالے رہے۔ میں نے یورپ میں بھی ان کے شاگرد دیکھے امریکہ میں بھی پاکستان میں بھی نہ صرف شاگرد بلکہ کھلاڑی بھی چوہدری صاحب کے حسن سلوک کے گرویدہ رہے۔ یہاں کینیڈا میں باسکٹ بال کا ایک نامور کھلاڑی ولیس جو پاکستان کی پولیس ٹیم کا رکن تھا وینکوور سے پانچ گھنٹے کا ہوائی سفر کر کے محض چوہدری صاحب سے ملنے کو ٹورانٹو آیا تھا۔ جس کو ان کی وفات کی خبر پہنچی ہوگی اس نے ضرور ان کی مغفرت کی دعا کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

مکرم ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

کمر درد کا گھریلو علاج

مسلز کا تناؤ، نامناسب غذا، گیس قبض۔ جوڑوں کا درد (Arthritis)، جسمانی حس و حرکت میں کمی یا زیادتی، نامناسب بستر، حمل وغیرہ کمر درد کے اسباب ہو سکتے ہیں۔

☆ ادرک کا تازہ ٹکڑا کتر کر کپ میں ڈالیں اوپر اُبلتا ہوا پانی ڈال کر خالص شہد ملا کر چائے تیار کریں دو تین بار پئیں۔ کالی مرچ چوتھائی تا آدھا چمچ یا کم و بیش ملا سکتے ہیں۔

اسی طرح 1/8 چمچ لونگ پوڈر بھی ملا سکتے ہیں یا انڈا ادرک لہسن کا سالن بنا کر استعمال کریں۔

☆ مقامی طور پر کوئی (بام) لگائیں۔ اور سینک کریں۔

☆ لہسن کے دو تین جوئے ایک دو مرتبہ کھائیں یا لہسن خشک پوڈر کے کیپسول دو مرتبہ استعمال کریں۔

☆ ہلدی پوڈر آدھی چمچ 3 بار کھانا اور تیل میں ملا کر لگانا مفید ہے۔

☆ کمر درد کے ساتھ گیس یا قبض کی شکایت ہو تو ایلوویرا جوس حسب ضرورت پئیں۔

☆ روغن ناریل 15 ایم ایل یعنی ایک بڑا چمچ نیم گرم دودھ میں ملا کر پئیں۔

☆ حسب ضرورت ٹھنڈی و گرم ٹکور کریں۔

☆..........☆..........☆

HM
5026

مکرم محمد اکرم خالد صاحب

زیتون کا درخت ’’شجرہ مبارکہ‘‘

زیتون کا پھل اپنی غذائی اور ادویاتی اہمیت کے پیش نظر ایک عطیہ خداوندی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اس پھل کا ذکر موجود ہے۔ سورۃ النور میں خدا تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو شجرہ مبارکہ کہا گیا ہے۔ اور پھر فرمایا کھجور اور مزروعات جن کے ذائقے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور زیتون اور انار جن کی شکلیں ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں اور ملتی بھی ہیں تم ان کے پھلوں کو کھاؤ جب وہ پک جائیں مگر ضائع نہ کرو۔ ایک جگہ تو خدا تعالیٰ نے زیتون کی قسم بھی کھائی ہے۔ سات مرتبہ قرآن کریم میں اس مبارک درخت کا مختلف پیرائے میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی اس شفا بخش انمول مبارک درخت کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ترمذی میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زیتون کے تیل کو کھا اور اس سے جسم کی مالش کرو یہ ایک شفا بخش درخت ہے۔ ابن الجوزی سے روایت ہے کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر مالش کرو۔ کیونکہ یہ بواسیر کو زائل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ابونعیم سے روایت ہے کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے۔ جن میں ایک کوڑھ بھی ہے۔ گزشتہ مذہبی کتب مثلاً مقدس بائبل، توریت اور وید میں بھی نہایت احسن رنگ میں اس بیش قیمت درخت کا ذکر موجود ہے۔

تاریخ وتعارف

ماہرین کے مطابق زیتون کا درخت تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے۔ طوفان نوح کے اختتام پر پانی اُترنے کے بعد زمین پر جو سب سے پہلی چیز نمایاں ہوئی وہ زیتون کا درخت تھا۔ اس کے علاوہ مصر قدیم میں بھی زیتون کا تیل کھانے، اشیاء کو محفوظ کرنے، جسم پر لگانے اور علاج کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے مصری مقابر سے برآمد ہونے والی اشیاء میں زیتون کے تیل سے بھرے ہوئے برتن بھی شامل تھے۔ توریت میں بھی زیتون کا تیل استعمال ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

زیتون کا درخت تقریباً تین میٹر کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ چمکدار پتوں کے علاوہ اس میں بیر کی شکل کا ایک پھل لگتا ہے جس کا رنگ اودا اور جامنی، ذائقہ بظاہر کسیلا ہوتا ہے۔ زیتون کے پکے ہوئے پھل سے تیل حاصل کیا جاتا ہے۔ زیتون کا آبائی گھر بحیرہ روم کا خطہ ہے۔ بحیرہ روم کے ممالک مثلاً اٹلی، یونان، سپین، پرتگال، ترکی، اردن اور تیونس کے علاوہ شمالی اور جنوبی امریکہ، ارجنٹائن میکسیکو اور آسٹریلیا جیسے ممالک بھی تجارتی پیمانے پر زیتون کی کاشت کررہے ہیں۔ زیتون کی ایک ہزار سے زیادہ اقسام اور تین ہزار سے زیادہ مروجہ نام ریکارڈ پر ہیں جن میں زیادہ تر اقسام کا تعلق سپین اور اٹلی سے ہے۔

افعال واستعمال

زیتون کا تیل امراض قلب کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں موجود کافی مقدار میں غیر سیر شدہ چکنائی (Unsaturated Fatty Acid) اس کی غذائی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے کیونکہ اس کے مفید اثرات خاص کر دل کی بیماریوں پٹھوں کی کمزوری اور نیند نہ آنے کے کنٹرول کے علاوہ دماغی صلاحیت پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ دل کے امراض کے لئے تو خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے ایک ٹانک مہیا کردیا ہے۔ کیونکہ زیتون کے تیل میں موجود Alpha Linolnic Acid خون میں موجود چکنائی کو جمنے نہیں دیتا جس سے دل کے عوارض کے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ زیتون کے تیل کا مناسب حد تک مسلسل استعمال خون میں مفید چکنائی (HDL) کی سطح کو بڑھا دیتا ہے جس سے غیر موزوں چکنائی (LDL) کا لیول کم ہو کر بلڈ پریشر اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زیتون کا تیل مقوی معدہ اور سینے کی بیماریوں سے تحفظ مہیا کرتا ہے۔ پیٹ کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پتہ کی سوزش کم کر کے پتھری نکالتا ہے۔ پٹھوں اور جوڑوں کے دردوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ قبض اور بواسیر کے لئے مفید پایا گیا ہے۔

زیتون کا تیل بطور (Cooking Oil) یعنی کھانا پکانے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ بہت زیادہ گرم کرنے سے یہ اپنی افادیت کھو دے گا اور عام بازاری تیل کی طرح ہو جائے گا۔ زیتون کے پکے ہوئے پھل کو براہ راست مشین کے کولہو میں ڈال کر تیل کی جو پہلی کھیپ وصول کی جاتی ہے اسے سب سے عمدہ تیل قرار دیا جاتا ہے جسے Extra Virgin oil کہا جاتا ہے اس کا رنگ سنہرا اور اس میں ہلکی سی خوشبو ہوتی ہے۔ یہ دیر تک خراب نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حاصل پھوگ پر گرم پانی ڈال کر دوبارہ کولہو میں ڈالا جاتا ہے اور بعد میں پانی کو تیل سے الگ کر لیا جاتا ہے اس طرح حاصل شدہ دوسری اور تیسری کھیپ کے تیل کو Table Oil کہتے ہیں اس کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے اور پہلی مرتبہ نکلے ہوئے تیل سے گاڑھا ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے یہ تیل ابھی ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوا۔ زیادہ تر اٹلی فرانس اور سپین سے درآمد کیا جارہا ہے۔ صبح ناشتے میں روٹی تر کر کے (چوپڑ کر) کھا سکتے ہیں بعض سالن میں ڈال کر پسند کرتے ہیں۔ قبض اور بواسیر کے مریض کو نیم گرم دودھ میں دو چمچ تیل ملا کر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سرد مزاج افراد کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ زیتون کے تیل کا مساج (مالش) مردہ رگوں (پٹھوں) میں نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے۔ زیتون کے پھل کا اچار بھی شیشے کے جار میں محفوظ مل جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے وطن عزیز کی اس بیش قیمت عطیہ سے مالا مال کر رکھا ہے۔ پاکستان کے پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں بشمول خیبر پختون خواہ، فاٹا، بلوچستان اور پنجاب میں وادی سون، پوٹھوہار اضلاع میں زیتون کی کاشت کو تجارتی پیمانے پر رواج دینے کے لئے روشن امکانات ہیں۔

جنگلی زیتون کے درخت کو اردو میں زیتون (Zytoon) پشتو میں شوان (Showan) سرائیکی سندھی اور پنجابی میں کاؤ (Kow) کہتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اسی لاکھ سے زائد جنگلی زیتون کے درخت پاکستان کے مختلف علاقہ جات میں موجود ہیں یعنی مندرجہ بالا علاقہ جات میں کاؤ (Kow) کے جتنے بھی جنگلات ہیں وہ سب زیتون کے درخت ہیں گو مقامی لوگ اس بات سے لاعلم ہیں۔ اگر جنگی بنیادوں پر کام کر کے ان درختوں کی گرافٹنگ کر کے انہیں پیداواری پودوں (Productive Oil Plants) میں تبدیل کر دیا جائے تو سالانہ ایک بلین ڈالر کی آمدن پیدا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح موزوں علاقہ جات میں غیر کاشت شدہ رقبہ جات کو قابل کاشت بنا کر زیتون کی Plantation کو دی جائے تو کئی ملین ڈالر سالانہ آمد پیدا کی جاسکتی ہے اور ملکی ضروریات بھی پوری کی جاسکتی ہیں۔

1950ء میں حکومت نے گرافٹ شدہ زیتون کے چند پودے درآمد کر کے ملک کے مختلف علاقہ جات مثلاً کشمیر، بلوچستان، پشاور، سوات، راولپنڈی خوشاب میں لگائے۔ خاکسار کو وادی سون نوشہرہ کے تجرباتی فارم اور سکیسر کے ہیلی پیڈ پر تجرباتی طور پر لگائے گئے زیتون کی مختلف اقسام کے درخت دیکھنے کا موقع ملا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے پھل دے رہے ہیں جو اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ اگر حکومتی سطح پر وسیع پیمانے پر منصوبہ بندی کر کے محنت کی جائے تو اس عطیہ خداوندی سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے گو پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل (PARC) نے گورنمنٹ آف اٹلی کے تعاون سے محدود پیمانے پر کئی ایک منصوبہ جات شروع کر رکھے ہیں درحقیقت زیتون کی کاشت کو فروغ دینے کیلئے ایک مستقل ادارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

مکرم زبیر خلیل خان صاحب

کروشیا میں ہیومینیٹی فرسٹ کی مساعی

جماعت احمدیہ کی 2014ء میں رجسٹریشن ہوجانے پر احمدیہ مشن کروشیا کی مدد سے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت فلاحی پروگراموں کا انعقاد جاری ہے۔ اب تک متعدد پروگرام منعقد ہو چکے ہیں جن میں سیلاب زدگان کی مدد، معذور بچوں کو نظر کی عینکوں کا تحفہ، ضرورت مند افراد کو کھانے پینے اور روزمرہ کی دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی شامل ہیں۔

ماہ ستمبر 2015ء میں نادار مریضوں کے طبی چیک اپ کے لیے تین میڈیکل کیمپ لگائے گئے جن سے تین صد سے زائد مقامی افراد نے استفادہ کیا۔ ایک مقامی فلاحی تنظیم میں کام کرنے والے ڈاکٹروں اور نرسوں نے میڈیکل چیک اپ کے لئے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں۔

عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے تین ہزار سے زائد ریفیوجیز اور مقامی نادار افراد کو بیس دنبوں کی قربانی کے گوشت اور چھ صد کلو چاول پر مبنی کھانا زاغرب میں موجود ڈوبری ڈوم جو غربا کے لیے کھانا تیار کرنے کا ادارہ ہے ان کے تعاون سے پیش کیا گیا۔

مورخہ 22/اکتوبر 2015ء کو ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے کروشیا میں معذور افراد کی مدد کے لئے قائم تنظیم SRCE جس کا مطلب دل ہے اس تنظیم کو ایک ایمبولینس نما ویگن کا عطیہ پیش کیا گیا۔ اس ویگن میں معذور افراد کے لیے وھیل چیرز کے ذریعہ ٹرانسپورٹیشن کی سہولت موجود ہے۔ یہ تنظیم اس وقت مختلف عمر کے 150 سے زائد معذور انسانوں کی مدد کر رہی ہے۔ کروشیا کی اس تنظیم نے اپنی دسویں سالگرہ کی مناسبت سے تقریب کا اہتمام کیا۔ آغاز میں تقریبا نصف گھنٹہ ہیومینیٹی فرسٹ کے عطیہ کے لئے مختص کیا۔ جماعت اور ہیومینیٹی فرسٹ کی بہت تعریف کی گئی اور اس عطیہ پر دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کی سربراہ محترمہ ماریا کے علاوہ شہر کے میئر مکرم Hrvoj Koscec اور County Zagrebacka کے سربراہ مکرم Stjepan Kozic اور کروشین پارلیمنٹ کے ممبر مکرم Drazenko Pandek صاحب نے بھی جماعت اور ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے دیئے گئے عطیہ کی بہت تعریف کی۔ تقریب کی کوریج کے لیے مقامی ٹی وی۔ ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان بھی موجود تھے جنہوں نے اس ساری کارروائی کو ریکارڈ کیا اور انتہائی احسن رنگ میں رپورٹس کو نشر اور شائع بھی کیا۔

دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس مساعی کے جماعت کے حق میں انتہائی باثمر نتائج پیدا فرمائے۔

☆..................☆..................☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 121262 میں Akh Abdul Ghaniy

ولد Umar قوم...... پیشہ پنشنر عمر 66 سال بیعت 1976ء ساکن Ikam Iskoko ضلع و ملک نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Akh Abdul Ghaniy گواہ شد نمبر 1۔ M. Norrudeen s/o Ilyas گواہ شد نمبر 2 Qasim Qyekola

مسل نمبر 121263 میں Patonah

زوجہ Holil قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت 1983ء ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ 10 لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 5.5 گرام 22 لاکھ انڈونیشین روپے (3) 168SQM Land Ricefield اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Patonah گواہ شد نمبر 1۔ Holil s/o Waridia گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi s/o Suparta

مسل نمبر 121264 میں Kartini

زوجہ Miskat قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مشترکہ 1/8 حصہ (2) حق مہر وصول شدہ 20 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Kartini گواہ شد نمبر 1۔ Surono s/o Harso Suwito گواہ شد نمبر 2 Sukri Ahmad s/o Suparat

مسل نمبر 121265 میں Ropikah

زوجہ Rudi Nurhidayat قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ 10 گرام 40 لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 3 گرام 12 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ropikah گواہ شد نمبر 1۔ Rudinurhidayat s/o Maskam گواہ شد نمبر 2 Sukri Ahmad s/o Suparta

مسل نمبر 121266 میں Nani Kurniawati

زوجہ Heryanto قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت 2000ء ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور 15 گرام مالیتی 60 لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 7.5 گرام 30 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nani Kuraniawati گواہ شد نمبر 1۔ Sukri Ahmadi s/o Suparta گواہ شد نمبر 2۔ Nursali s/o Karta Surja

مسل نمبر 121267 میں Nana Rusmana

ولد Kara Irsad قوم...... پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان (2) زمین 378SQM (3) زمین چاولوں کا کھیت 196SQM (4) زمین چاولوں کا کھیت 518SQM (5) زمین چاولوں کا کھیت 700SQM (6) جانور 5 گائے اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nana Rusmana گواہ شد نمبر 1۔ Usman s/o Kara Irsad گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmadi s/o Supartat

مسل نمبر 121268 میں Cucu Kurnia

ولد Muhyi قوم...... پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت 1998ء ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جون 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان اور زمین اس وقت مجھے مبلغ 37 لاکھ 60 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Cucu Kurnia گواہ شد نمبر 1۔ Adi Imran Saputra s/o Udin Atmaja گواہ شد نمبر 2 Sukri Ahmadi s/o Suparja Toyib

مسل نمبر 121269 میں Nadia Miratun

بنت Anwar N. Saleh قوم...... پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Kemang/ parung ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 23 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nadia Miratun گواہ شد نمبر 1۔ Drh. Anwar M. Saleh s/o Zafrullah گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Saleh Farin Y s/o Rachmad

مسل نمبر 121270 میں Tohir Ahmad

ولد Mohamad Toha قوم...... پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Purwakarta ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 کروڑ 13 لاکھ 81 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Tohir Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Mashudullah Achmady s/o M. Soleh گواہ شد نمبر 2۔ Agus Diamaluudun Ahmad s/o Ahmad Sukrono

مسل نمبر 121271 میں Khayin Fathonah

زوجہ Tohir Ahmad قوم...... پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Purwakarat ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور 25 گرام اس وقت مجھے مبلغ 16 لاکھ 65 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Khayin Fathonah گواہ شد نمبر 1۔ Tohir Ahmad s/o M.Toha گواہ شد نمبر 2۔ Mashudullah Achmad s/o M. Soleh

مسل نمبر 121272 میں Sherry Mahdelena

زوجہ Nurohman قوم...... پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور 10 گرام 40 لاکھ انڈونیشین روپے (2) جیولری 15 گرام 60 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 15 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sherry Mahdelena گواہ شد نمبر 1۔ Nurohman s/o Ahmar گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmad s/o Suparta

مسل نمبر 121273 میں Agung Abdul Rohmad

ولد Taram قوم...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 10 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Agung Abdul Rohmad گواہ شد نمبر 1۔ Apendi s/o Sakum گواہ شد نمبر 2۔ Sukri Ahmad s/o Supartat

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

محض خدا کے فضل و کرم سے میرے پوتے مسرور احمد واقف نو ابن مکرم حافظ مبشر احمد جاوید صاحب انچارج مدرسۃ الحفظ گھانا نے 7 سال اور تین ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا۔ مورخہ 9 نومبر 2015ء کو جامعۃ المبشرین گھانا کی بیت الذکر میں اس کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ عبدالناصر بھٹی صاحب ریجنل مشنری سینٹرل ویسٹ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ عطیۃ الہادی صاحبہ کو ملی۔ مکرم محمد اسلم صاحب مرحوم سابق کارکن دارالضیافت ربوہ کا پوتا اور مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب دارالنصر غربی منعم کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسے باقاعدگی سے قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم رانا فواد احمد صاحب مربی سلسلہ اور بہو مکرمہ طیبہ جاوید صاحبہ دارالنصر وسطی ربوہ کو مورخہ 10 ستمبر 2015ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ دارالعلوم شرقی برکت کا نواسہ اور مکرم رانا نذیر احمد خاں سڑوعہ آف چک 26 منڈی بہاؤالدین کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے نیک خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم لئیق احمد صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرا بیٹا عتیق احمد واقف نو عمر 10 سال قریباً ایک ماہ سے دماغی اعصاب میں کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے۔ دماغ میں ریشہ ہے جس کی وجہ سے چکر آتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ساتویں سالانہ تقریب

(کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ کو مورخہ 9 نومبر 2015ء کو 2 بجے دوپہر الرفیع بینکوئیٹ ہال میں کیوریٹو ڈے کے نام سے اپنی ساتویں سالانہ تقریب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ تھے۔ تقریب میں کیوریٹو کمپنی کے عہدیدار، ملازمین اور دیگر مہمانان شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم راجہ رفیق احمد صاحب نگران اعلیٰ نے پروگرام کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میرے والد محترم ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے اس ادارہ کا آغاز بھیرہ سے کیا اور پھر ربوہ میں قائم کیا۔ کمپنی کی رجسٹریشن 9 نومبر 1961ء میں لاہور سے ہوئی۔ انہوں نے ادارہ کی تعمیر وترقی میں حصہ لینے والے ابتدائی ممبران کا تعارف بھی کروایا۔ ادارہ 500 سے زائد انسانی ادویات اور 70 سے زائد حیوانات اور پولٹری کی ادویات بناتا ہے جو پاکستان کے کئی بڑے شہروں اور قصبات میں یہ ادویات سپلائی ہوتی ہیں۔ تعارف کے بعد مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب ریٹائرڈ کنزرویٹر فارفارسٹ نے تقریر کی اور محترم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کے ساتھ اپنی کچھ یادیں بیان کیں۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے دوران سال نمایاں کارگزاری کی بنیاد پر ادارہ کے کارکنان میں شیلڈز تقسیم کیں اور پھر اپنی تقریر میں محترم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کے خلافت احمدیہ سے عقیدت اور خدمت خلق کے بعض واقعات سنائے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

پتہ درکار ہے

❁ مکرم تنویر الاسلام صاحب ولد مکرم عصمت اللہ صاحب وصیت نمبر 90757 نے مورخہ 23 نومبر 2008ء کو C-87 ماڈل ٹاؤن لاہور سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

❁ مکرمہ درعدن فاروقی صاحبہ بنت مکرم محمد ہادی نسیم فاروقی صاحب اہلیہ مکرم طارق سلیم صاحب وصیت نمبر 94947 نے مورخہ 19 جون 2009ء کو بلاک نمبر 3 گلی نمبر 14 ہزارہ ٹاؤن بروری کوئٹہ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد ان کے بارہ میں اطلاع موصول ہوئی کہ موصوفہ ناصر آباد شرقی ربوہ شفٹ ہوگئی ہیں۔ موصیہ صاحبہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ محترم نفیس احمد نفیس صاحب ٹورانٹو کینیڈا حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرحیم بیگم صاحبہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ اہلیہ محترم حافظ شفیق احمد صاحب مرحوم ابتدائی انچارج حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ 30/اکتوبر 2015ء کو بعمر 92 سال اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کے ہاں 4/اگست 1924ء کو پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم قادیان ہی میں حاصل کی آپ کی نماز جنازہ مورخہ یکم نومبر کو بیت الثناء دارالعلوم غربی ثناء میں بعد نماز عصر مکرم شیخ سجاد احمد خالد صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی ثناء نے پڑھائی۔

مرحومہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 1945ء کو وصیت کی تھی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ کے بھتیجے مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے دعا کرائی۔ آپ بہت ملنسار، مہمان نواز، دوسروں کی تکلیف کا احساس کرنے والی اور اپنے محلّہ کی خواتین میں ہر دلعزیز تھیں۔ روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتیں اور ایم ٹی اے دیکھنے کی عادی تھیں اکثر جماعتی امور اور بعض دینی مسائل پر گفتگو کرتیں جس سے ان کے علمی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ بہت خوددار اور صاف گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کے خاوند 1969ء میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹی مکرمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع سالک صاحب جرمنی اور ایک پوتا عزیزم انیس احمد سہیل اور ایک پوتی عزیزہ سمیرا روحی کینیڈا یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے ایک بچہ مکرم عبدالسلام قیصر صاحب حال جرمنی گود لیا تھا جن کی بچپن سے سگے بیٹے کی طرح پرورش کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت کمبائنڈ کمپیٹیٹو امتحانات (CCE) سال 2015ء میں شرکت کے خواہشمند افراد درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں۔ آخری تاریخ 30 نومبر 2015ء ہے۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

❁ اظہار گروپ آف کمپنیز کو کنسٹرکشن فیلڈ میں پروجیکٹ مینیجرز، کنسٹرکشن مینیجرز، سائٹ انجینئرز، پلاننگ انجینئرز، سپروائزرز اور سرویئرز کی ضرورت ہے۔

❁ پاکستان انجینئرنگ کونسل کو ایڈیشنل رجسٹرار، ایگزیکٹو، جونیئر اکاؤنٹ ایگزیکٹو، جونیئر ایگزیکٹو، مینٹیننس سپر وائزر، سیکیورٹی سپر وائزر، ریسپشنسٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، اکاؤنٹ کلرک، کلرک، ڈرائیور اور کک کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ ایک ٹیکسٹائل مینوفیکچرر اور مارکیٹر کمپنی ویسٹ پوائنٹ ہوم کو ڈپٹی مینیجر پرچیز، اسسٹنٹ مینیجر شپنگ، انڈسٹریل انجینئر، پروڈکٹ ڈویلپمنٹ ایگزیکٹو، سینئر لیب کیمسٹ، کوالٹی کنٹرول آفیسر، کٹنگ ماسٹر، ایمبرائڈری انچارج، سٹیچرز/مشین آپریٹرز، فٹر، ہیڈ فٹر، الیکٹریشنز، رنگ آپریٹرز، آٹو کون آپریٹرز، بلیک پروسیس آپریٹرز، کلر مین، کلر مکسر، پیڈسٹیم آپریٹر اور تھرموسول آپریٹر کی ضرورت ہے۔

❁ یونیورسٹی آف پنجاب کو ڈپٹی رجسٹرار، اسسٹنٹ رجسٹرار اور ایڈمن آفیسر کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کو سٹاف آفیسر، پرسنل اسسٹنٹ اور اسسٹنٹس کی ضرورت ہے۔

❁ اینگرو فرٹیلائزر لمیٹڈ کو مینوفیکچرنگ ڈویژن ڈہرکی سائٹ کیلئے کیمیکل، مکینیکل، ڈرافٹسمین، انسٹرومنٹ ٹیکنیشنز، لیبارٹری ٹیکنیشنز اور انسپکشن ٹیکنیشنز کے ٹریڈز میں اپرنٹس شپ کے خواہشمند افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ٹیسٹ بذریعہ این ٹی ایس ہوگا۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں: www.nts.org.pk

❁ منسٹری آف ٹیکسٹائل انڈسٹری کے ایک پروجیکٹ فیصل آباد گارمنٹس سٹی کے لیے آئی ٹی مینیجر اور اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ/کیشیئر کی ضرورت ہے۔

❁ لیبر اینڈ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پاکستان کے تحت چلنے والے ایک پروجیکٹ WFCL کے لیے مینیجر ایڈمن اینڈ اکاؤنٹس، فیلڈ آفیسر، اسسٹنٹ مینیجر ایڈمن اینڈ اکاؤنٹس اور ڈرائیور کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ ICMA پاکستان کو ڈپٹی ڈائریکٹر، آفیسرز اور اسسٹنٹس کی ضرورت ہے۔

❁ کومسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کو اپنے مختلف کیمپس میں تعیناتی کیلئے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچرار، ریسرچ ایسوسی ایٹ اور ریسرچ ایسوسی ایٹ اینڈ لیب انجینئرز کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 15 نومبر 2015ء کا اخبار "روزنامہ جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 نومبر 2015ء

12:30 am	Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:45 am	خزینہ اردو
2:25 am	رفقائے احمد
3:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2015ء
4:25 am	سوال و جواب
5:30 am	عالمی خبریں
6:00 am	تلاوت قرآن کریم
6:20 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:30 am	یسرنا القرآن
7:00 am	گلشن وقف نو
8:00 am	رفقائے احمد
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2015ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	Beverly میں استقبالیہ تقریب 11 مئی 2013ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	مرہم عیسیٰ
2:15 pm	فرنچ سروس
3:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:25 pm	تقریر
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	تقریر
8:30 pm	تحریک جدید
8:55 pm	راہ ہدیٰ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	Beverly میں استقبالیہ تقریب

24 نومبر 2015ء

12:20 am	درس ملفوظات
12:30 am	صومالی سروس
1:00 am	مرہم عیسیٰ
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء
4:20 am	تقریر
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:25 am	Beverly میں استقبالیہ تقریب
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	سیرت حضرت مسیح موعود
8:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء
9:35 am	تحریک جدید
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس مجموعہ اشتہارات
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	خدام اور اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کی کلاس 12۔اکتوبر 2013ء
12:45 pm	Pakistan in Perspective
1:15 pm	آؤ اردو سیکھیں
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 نومبر 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس مجموعہ اشتہارات
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:00 pm	کوئز پروگرام
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خدام اور اطفال الاحمدیہ کلاس

WARDA فیبرکس
خوشخبری
لیلن 4P، کھدر 4P، کاٹن 4P
فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0333-6711362

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 22 نومبر 2015ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

معلوماتی لیکچر

(لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے تحت مورخہ 14 نومبر 2015ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر لوکل انجمن احمدیہ میں ایک معلوماتی لیکچر بعنوان ''شہادت حضرت امام حسینؓ'' پر تقریب منعقد کی گئی۔ مہمان خصوصی محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب مربی سلسلہ تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مہمان خصوصی نے حضرت امام حسینؓ کی سیرت اور واقعہ شہادت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اس پر ایک تحقیقی مضمون پیش کیا۔ لیکچر کے بعد محترم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام شرکاء اور مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد بٹ صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ کا فیصل آباد ہسپتال میں پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ہو تیرا ہی فضل خدایا
امپورٹڈ کاسمیٹکس۔ پرفیوم لیڈیز بیگ۔ جیولری کیلئے
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0333-9853345

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر
کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری DHL اور FEDEX
کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
یوکے تین دن اور جرمنی پانچ دن میں ڈیلیوری
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
روزانہ اتوار بھی بکنگ کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود : 0321-7915213

ربوہ میں طلوع وغروب 19 نومبر

طلوع فجر	5:15
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 نومبر 2015ء

5:55 am	انصار اللہ یوکے اجتماع
7:35 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
11:30 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے یکم جولائی 2012ء
11:20 pm	جلسہ سالانہ یو ایس اے

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں
چوک کچہری بازار، فیصل آباد 041-2642628
0300-8652239

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔
0332-7075184
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10